# عید2005

لکھوں میں کیسے نظم کوئی عید کی خوشی میں
کچھ رنج و غم کا ایسا غبار سا ہے جی میں
لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن الفاظ ہی نہیں ہیں
سیاہی میرے قلم کی پھیکی سی ہو رہی ہے
کیسی مرے خدایا یہ عید ہو رہی ہے

روزِ حشر کا منظر پڑھتے تو تھے قراان میں
پر غور نہ کیا تھا' کھوئے تھے ہم جہاں میں
آخر خدا نے ہم کو دکھائے ہیں کچھ نمونے
کہ آیتِ قرآں کی، تشریح ہو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

سمندر الٹ گیا جب سونامی نے چونکایا
تھوڑی سی ہوئی غفلت ' کٹرینا نے جگایا
ہلا دیا زمیں کو زلزلے کے ایک پل نے
اس پہ طوفانی بارش' گناہوں کو دھو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

نم کر دیا ہے سب کو مناظر ہی کچھ ہیں ایسے
اک درد سا ملا ہو سانسوں میں اپنی جیسے
ہوش اڑ گئے ہیں سب کے جسم ساکت ہو گیا ہے
ہر دل تڑپ رہا ہے ' ہر آنکھ رو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

اونچی دیواروں والے ' کچے مکانوں والے
بے گھر ہوئے غریب اور' بے جا سامانوں والے
مالک تھا کون کل ' اور کون تھا ملازم
افطار و سحران کی ' اب ساتھ ہو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

چھ بیٹیاں دفنا کر ' آیا ہے باپ کوئی
بے چین نظر آتا ہے' یا ہے بے تاب کوئی
کہ خاندان کتنے ' فنا ہی ہو گئے ہیں
کوئی بھائی مر گیا ہے' کوئی بہن رو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

چلا رہی ہیں مائیں ' بچوں کے لئے اپنے
تھے ان کے بھی تو ارماں' تھے ان کے بھی تو سپنے
اب لعل ان کے سارے ' ملبے تلے دبے ہیں
چیخ و پکار جن کی ' دل چاک کر رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

اعمال پہ ہمارے ' غصہ ہے یہ خدا کا
کر لیں سامان آؤ ' اللہ کی اب رضا کا
ٹوٹ نہ پڑے پھر' قیامت کہیں دوبارہ
مانگ لیں معافی ' کہ دیر ہو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے
کیسی میرے خدایا ' یہ عید ہو رہی ہے

(ارم احمد)


الھدیٰ انٹرنیشنل

58 ناظم الدین روڈ، ایف ایٹ فور، اسلام آباد

www.alhudapk.com